قرآن میں انسان کا مقام

اور

اس کا اعلیٰ مقصد

اس میں قرآنی ارشادات کی روشنی میں انسان اور کائنات کا باہمی تعلق اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات مثلا انسان کا وجود و تخلیق اور تمام مخلوق میں امتیازی حیثیت، قوت گویائی، علم و دولت اور اس سے استفادہ کی صلاحیت، خلیفۃ اللہ اور مسجود ملائکہ، انسان کی آزمائش، زندگی کا مقصد، عنایات الٰہیہ کے حصول کے شرائط، تخلیق کی غرض و غایت، بداعمالیوں کا اثر انسانی شخصیت کی تعمیر اور نصرت الٰہیہ کے انعامات کو تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

جمعیت پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، (یو، پی)

©جملہ حقوق محفوظ

نام	:	قرآن میں انسان کا مقام اور اس کا اعلیٰ مقصد
مصنف	:	مفتی محمّد سرور فاروقی ندوی
ناشر	:	جمعیت پیام اِمن، ندوہ روڈ ڈالی گنج، لکھنو۔
کمپوزیٹر	:	عطاءاللہ صدیقی
اردو ایڈیشن	:	پہلی بار
تعداد کتب	:	۳۰۰۰
سال	:	۲۰۰۹
قیمت	:	۳۰

Writer : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi

Publisher : Jamiat Payam-e-Amn, **Nadwa Road,Daliganj,lucknow.**

Website: Website: islamicjpamn.com

E-Mail: jpa_lko@ yahoo.com,siddiquilko@yahoo.com

Phone No. 9839126436 -Phone & Fax-0522-2741906

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)

۲۔ مکتبہ ندویہ ندوۃ العلماء (لکھنؤ)

۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیرآباد ۳۱ (لکھنؤ)

۴۔ جامعہ دارارقم، ارقم نگر، محمد پور گونتی (فتحپور) ہسوہ

۵۔ مکتبہ حرمین امین آباد، مرکز والی مسجد (لکھنؤ)

فہرست مضامین

موضوع	صفحہ نمبر
مقدمہ	۶
انسانیت کا اعلیٰ ترین مقام	۸
انسان پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات	۸
انسان کا وجود	۹
احسن تقسیم اچھے طور پر تخلیق	۱۰
انسان تمام مخلوقات سے ممتاز ہے	۱۱
سننے، دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت	۱۱
بات چیت کی قوت	۱۲
دولت اور علم کی صلاحیت	۱۳
انسان کے لئے دنیا بھر کے پھل	۱۴
دنیا کے خزانوں سے استفادہ کی صلاحیت	۱۴
انسان کی حفاظت پر فرشتے	۱۵
انسان خلیفۃ اللہ اور مسجود ملائکہ ہے	۱۶
بعض انسانوں کو بعض پر فوقیت	۱۶
انسان کو فرشتوں پر فوقیت	۱۷
انسان کی فضیلت علم کی بنیاد پر	۱۷
انسان کو افضل بنانا	۱۷
انسان کو اعلیٰ مقام دیا	۱۸
انسان کی آزمائش	۱۸
زمین کی خلافت آزمائش کے لئے ہے	۱۹

موضوع	صفحہ نمبر
انکار عذاب کا باعث ہے	۱۹
انسان کے لئے ہدایت کا سامان	۲۰
انسان کی زندگی کا مقصد	۲۰
اصلی زندگی	۲۱
انسان پر مالک کا ذکر لازم ہے	۲۲
تخلیق انسانی پر غور کرنے کی دعوت	۲۲
انسان کی بنیادی ضروریات	۲۲
عنایات الٰہیہ کے حصول کے شرائط	۲۳
اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے	۲۳
الف۔ خیر الامم	۲۴
ب۔ خیر البر	۲۵
انسان کا منفرد مقام	۲۵
انسان کی تخلیق کی غرض وغایت	۲۵
کائنات کی ہر چیز با مقصد ہے	۲۵
تمام چیزیں انسان کے لئے ہیں	۲۶
انسان ممتاز ہے تمام مخلوق سے	۲۷
انسان اور کائنات کا تعلق	۲۸
حیات انسانی کا مقصد اعلیٰ	۲۸
روزی کی حیثیت	۲۹
رزق میں کمی بیشی	۲۹
انسان میں اعلیٰ کون ہے؟	۳۰
انسان کی صلاحیتوں کا صحیح یا غلط استعمال	۳۱

موضوع	صفحہ نمبر
صلاحیتوں کا صحیح استعمال یا تعمیر شخصیت	۳۲
صلاحیتوں کا استعمال	۳۲
نیکی اور بدی میں تمیز	۳۳
بداعمالیوں کا اثر	۳۳
حرام خوری کا برا انجام	۳۳
ایمان کا اثر	۳۴
تعمیر شخصیت کے لوازمات	۳۴
تعمیر شخصیت کے نتائج	۳۵
انسانی شخصیت کی تعمیر	۳۵
انسان کے لئے نصرت الٰہیہ کا انعام	۳۷

مقدمہ

دین اسلام ایک معتدل اور متناسب دین ہے۔ اس میں نہ افراط ہے اور نہ تفریط۔ یہ دین انسان کو کمی اور زیادتی کے غیر متناسب راستوں سے علیحدہ کر کے ہر حال میں اعتدال اور تعمیر کی سیدھی راہ کو اپنانے کی تعلیم دیتا ہے۔

اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ کسی انسانی جذبہ کو نہ بالکل ختم کرتا ہے اور نہ ہی اسے حیوانیت اپنانے کی کھلی چھوٹ دیتا ہے، بلکہ اسلام انسان کی تمام ظاہری صلاحیتوں اور تمام باطنی کیفیات وجذبات کی اصلاح کر کے ان میں اعتدال پیدا کرتا ہے اور انسان کو ان کے استعمال کے صحیح مواقع ومصارف اور صحیح انداز وطریقوں سے آگاہ کرتا ہے جس کے مطابق عمل کرنے سے انسانی شخصیت اور انسانی معاشرہ میں تعمیری پہلو ترقی کرتا ہے اور تخریب کا عنصر مٹ جاتا ہے۔

انسان میں اللہ تعالیٰ نے محبت ونفرت، رحم وشدّت اور تحمل وغیظ وغضب کے مختلف جذبات رکھے ہیں اور تعلیمات اسلام کے ذریعہ ان تمام انسانی جذبات کی اصلاح فرمائی اور انسان کے لئے ان کے استعمال کی حدیں متعین فرمادی ہیں اگر انسان ان صلاحیتوں کو قبول کر کے اپنے جذبات کو ان کا پابند بنالے تو افراط وتفریط کی راہ سے پیدا ہونے والے تمام، مفاسد اور خرابیوں کا سدباب ہوسکتا ہے۔

انسان جتنے اعلیٰ اور ممتاز مقام کا مالک ہے، اس کے وجود کا مقصد بھی اتنا ہی اعلیٰ اور اھم ہے۔ اس لئے کہ جس چیز کا وجود جتنا زیادہ مفید اور جتنے بڑے مقصد کا حامل ہوتا ہے اس کی اتنی ہی زیادہ قدر وقیمت بھی ہوتی ہے۔

اس لئے انسان کو اپنے مقصدِ حیات سے واقفیت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اور باقی کائنات کے باہمی تعلق کی نوعیت کو سمجھے، جب تک انسان اپنے اور کائنات کی چیزوں کے تعلق کی حقیقت سے واقف نہیں ہوگا اس وقت تک نہ وہ اپنے مقصد حیات کو صحیح سمجھ سکتا ہے اور نہ اس کی تکمیل میں کامیاب ہوسکتا ہے اور نہ ہی شرک وکفر کی ذلّت و رسوائی سے اس کا تحفظ ہوسکتا ہے۔

اس کتاب میں قرآنی ارشادات کی روشنی میں تفصیل سے انسان اور کائنات کے باہمی تعلق کو واضح کیا گیا ہے، پھر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات مثلا انسان کا وجود وتخلیق اور تمام مخلوق میں امتیازی حیثیت، قوت گویائی، علم ودولت اور اس سے استفادہ کی صلاحیت، خلیفۃ اللہ اور مسجود ملائکہ، انسان کی آزمائش، زندگی کا مقصد، عنایات الٰہیہ کے حصول کے شرائط، تخلیق کی غرض وغایت، بداعمالیوں کا اثر انسانی شخصیت کی تعمیر اور نصرت الٰہیہ کے انعامات کو تفصیل سے قرآن کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے، تاکہ انسان پر اس کی شرافت کا راز کھل جائے اور اس کے لئے شرک سے بچنے اور ایک اللہ کی عبادت کرنے میں مددگار ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے تمام انسانوں کی رہنمائی کا ذریعہ بنا کر اور قرآن سے تمام انسانوں کو وابستہ فرمائے۔

والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
20/5/2009

انسانیت کا اعلیٰ ترین مقام

انسان کو اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر ایک ایسا اعلیٰ مقام بخشا ہے جو کسی اور مخلوق کو نہیں بخشا اور انسان کو کئی امتیازات وخصوصیات ایسی عنایت کیں جو کسی دوسری مخلوق کو عنایت نہیں کیں اور انسان کو طرح طرح کی لاتعداد نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔ انسان پر اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کا ایک خاص مقصد ہے اور وہ یہ کہ انسان اپنی اعلیٰ دنیوی حیثیت اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کو اللہ تعالیٰ کی رضا وقرب کے اعلیٰ ترین مقام کے حصول کا ذریعہ اور بنیاد بنائے اس کے نتیجہ میں دنیا میں بھی اس کی عزت دوبالا ہوگی اور اسے مزید انعامات دیئے جائیں گے اور آخرت کی دائمی زندگی میں بھی وہ معزز ومکرم ہوگا۔

انسان پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات

انسان پر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی خصوصی انعام ہے کہ اس نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھالا اور احسن نمونہ پر پیدا فرمایا۔ (سورہ التین، آیت نمبر۔۴) اسے دولتِ علم وفہم اور عقل وشعور سے نوازا۔ (سورہ العلق، آیت نمبر۔۵، سورہ الرحمٰن، آیت نمبر۔۲) زمین کی تمام چیزوں کو اس کی خدمت کے لئے پیدا فرمایا۔ سورج چاند ستاروں کو اس کے لئے مسخر کیا۔
(سورہ الجاثیہ، آیت نمبر۔۱۳، سورہ النحل، آیت نمبر۔۱۲)
بر وبحر میں اُسے سواری کے اسباب وصلاحتیں عنایت فرما کر اس کی خصوصی تکریم فرمائی۔ (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر۔۷۰) مختلف انواع واقسام کے حیوانات ونباتات کو انسان

کے لئے پیدا فرما کر ان سے استفادہ کی قدرت دی۔ (سورہ النحل، آیت نمبر۔۵ سے ۱۱) زمین کو خزانوں سے مالا مال فرما کر خزانوں کو نکالنے اور ان سے متمتع ہونے کی صلاحیتیں عنایت کیں۔ (سورہ النحل، آیت نمبر۔۱۴)

ہر زمانے میں انسان کی ہدایت اور انہیں راہِ راست کی طرف دعوت دینے کے لئے اپنے کسی نہ کسی پیغمبر کو بھیجا۔ (سورہ فاطر، آیت نمبر۔۱۴) سب سے آخر میں قیامت تک کی کل انسانیت کو راہِ حق دکھانے کیلئے جامع الکمالات، انتہائی شفیق انسانیت کی ہمدرد اور رحمت عالم ہستی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر کل انسانیت پر عموماً اور مومنوں پر خصوصاً احسان عظیم فرمایا۔
(سورہ التوبہ، آیت نمبر۔۱۲۸، سورہ الانبیاء، آیت نمبر۔۱۰۷، سورہ آل عمران، آیت نمبر۔۱۶۴)

ذیل میں اللہ تعالیٰ کے اسی لامحدود سلسلہ عنایات کو ان بعض اہم کڑیوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ اگر انسان ان میں ہی غور وفکر کرے تو اللہ تعالیٰ کے احسانات کا معترف اور اس کی نعمتوں کا قدردان بن جائے اور اللہ تعالیٰ کو انسان سے یہی چیز مطلوب ہے۔

انسان کا وجود

انسان پر اللہ تعالیٰ کا پہلا اور بنیادی انعام یہ ہے کہ اس نے انسان کو وجود بخشا وہ معدوم تھا، وہ نیست تھا اس کا ذکر تھا نہ نام، اللہ تعالیٰ نے اسے موجود کر دیا۔ اب اس کا تذکرہ بھی ہے اور نام بھی صحت بھی ہے اور حسن بھی جوانی بھی ہے اور قوت بھی، دولت بھی ہے ہنر بھی، شہرت بھی ہے مقبولیت بھی انسان کے تمام کمالات وجود کے محتاج اور تابع ہیں۔ وجود نہیں تو کچھ بھی نہیں اللہ تعالیٰ نے سورۃ دہر کی ابتدائی دو آیتوں میں اس بنیادی احسان کو یاد دلا کر انسان کو اس پر غور کرنے کی دعوت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا (سورۃ دھر، آیت نمبر۔۱)
اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (سورۃ دھر، ۲)

بیشک انسان پر ایک وقت ایسا بھی آچکا ہے، جس میں کہ وہ کوئی ایسی چیز نہ تھا، ''جس کا ذکر کیا جاتا۔ 'ہم نے' انسان کو ایک ملے جلے نطفہ سے پیدا کیا، تاکہ اُسے آزمائیں، تو 'ہم نے' اُسے سننے، دیکھنے والا بنایا۔

اللہ ہی نے پہلی بار پیدا کیا۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (سورۃ حم سجدہ، آیت نمبر۔۲۱)

اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ ''تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟'' ''وہ کہیں گے کہ ہمیں 'اُسی' اللہ نے بولنے کی طاقت دی، جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی اور 'اُسی' نے تم کو پہلی بار پیدا کیا اور تم کو 'اُسی' کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اُسی نے پیدا کیا اور وہی موت دے گا۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ڐ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ (سورۃ نحل، آیت نمبر۔۷۰)

اور اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا پھر 'وہی' تم کو موت دیتا ہے، اور تم میں کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ نہایت خراب عمر کو پہنچ جاتے ہیں اور جاننے کے بعد ہر چیز سے بے علم ہوجاتے ہیں، بیشک اللہ بڑا علم والا، قدرت والا ہے۔

احسن تقویم اچھے طور پر تخلیق

انسان پر اللہ تعالیٰ کا ایک انعام یہ بھی ہوا ہے کہ اس نے انسان کو اچھے نمونے اور اچھی صورت کے ساتھ پیدا فرمایا، اس کے اعضاء اور جوڑوں بندوں کی بہت مناسب طور پر تر

کیب فرمائی۔ جس کا ذکر ان سورتوں میں ہے۔ (سورۃ التین، آیت نمبر۔۴، سورہ الانفطار، آیت نمبر۔۶،۸) جس کی وجہ سے وہ تخلیق وتصویر میں بھی دوسری مخلوقات سے ممتاز ہوگیا، ورنہ نفس تخلیق میں وہ اور حیوان برابر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ (سورۃ طین، آیت نمبر۔۴)

بیشک 'ہم نے' انسان کو بہت ہی خوبصورت (سانچے میں ڈھال کر) بنایا۔

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ (سورۃ انفطار، آیت نمبر۔۶)

اے انسان! کس چیز نے تجھ کو اپنے اس کرم والے رب کی طرف سے دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟

الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاۗءَ رَكَّبَكَ (سورۃ انفطار، آیت نمبر۔۷،۸)

جس نے تم کو بنایا، پھر ٹھیک کیا، اور پھر تم کو معتدل کیا؛ جس شکل میں چاہا تم کو بنادیا۔

انسان تمام مخلوقات سے ممتاز ہے

سننے، دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت۔

سننے دیکھنے اور سمجھنے کی جو قوتیں انسان کو حاصل ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر اللہ تعالیٰ کا گرانقدر عطیہ ہے۔ کان، آنکھیں اور دل حیوانوں کو بھی دیئے گئے ہیں۔ لیکن احسان صرف انسانوں کو جتلایا گیا اور شکرگذاری کا تقاضہ انسان سے ہی ہوا۔ جس کا ذکر (سورۃ الملک، آیت نمبر۔۲۳) میں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حیوان کے کان، آنکھ، اور دل اور انسان کے کان آنکھ اور دل کی صلاحیتوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے انسان کے دل ودماغ میں سمجھ بوجھ اور عقل وشعور کی جو صلاحیت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے حیوان اس سے محروم

ہے یہی وجہ ہے کہ وہ سن سکنے اور دیکھ سکنے کے باوجود اپنے کان، آنکھ، دل اور دوسرے اعضاء سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا جو انسان اٹھا سکتا ہے اور اٹھاتا ہے سوچ سمجھ کر اور عقل وفہم کی صلاحیت سے محرومی کے باعث ہی بڑے بڑے حیوان جو طاقت میں انسان سے کئی گنا بڑھ کر ہیں انسان کے تابع بننے پر مجبور ہیں اس لئے درحقیقت انسان کے آنکھ، کان اور دل ہی قابل ذکر ہیں اور انسان ہی اس کا اہل ہے کہ اس سے عبادت اور شکر گذاری کا تقاضا کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ (سورۃ ملک ،آیت نمبر۔۲۳)

کہہ دیجئے، ’’وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، اور تمہارے کان، اور آنکھیں اور دل بنائے، تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔‘‘

بات چیت کی قوت

بیان کی جو قوت وصلاحیت انسان کے حصہ میں آئی ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔حیوان اس درجہ کی ،اُس صلاحیت سے بھی محروم ہیں ۔جس درجہ کی انسان کو حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ وہ انسان کی طرح اظہار مافی الضمیر بھی نہیں کر سکتے اور اپنے غم وخوشی کی کیفیات اور اپنے خیالات وارادوں اور ضروریات سے بھی کسی کو آگاہ نہیں کر سکتے جبکہ اس کے برعکس انسان تین چار سال کی عمر میں بولنے اور اپنی ضروریات کا دوسروں سے تقاضا کرنے لگ جاتا ہے۔

اور جب بڑا ہوتا ہے تو نہ صرف غم وخوشی کی کیفیات اور اپنے خیالات وارادوں سے دوسروں کو آگاہ کرنے لگتا ہے بلکہ ان کے خیالات اور ان کی ضروریات کے بارے میں آگاہی بھی حاصل کرتا ہے اور بعض اوقات ایسی سحر بیانی پر قدرت حاصل کر لیتا ہے کہ اپنے

بول سے انسانوں کی بڑی تعداد کو مسحور کر کے اپنا گرویدہ بنالیتا ہے اسی صلاحیت کی بنا پر وہ دوسروں کو نیکی کی طرف دعوت دے سکتا ہے اور برائی سے منع کر سکتا ہے۔اور ایک دوسرے کو نفع ونقصان کی بات بتا سکتا ہے اگر حیوانوں کو بھی یہ صلاحیت حاصل ہو جائے تو انسان کبھی اسے اپنا تابع نہ بنا سکے اس سے معلوم ہوا کہ قوت گویائی و بیان اللہ تعالیٰ کی بہت ہی قابل قدر نعمت ہے۔ **اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔**

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (سورۃ رحمٰن ،آیت نمبر۔۴) اُسی نے اُس کو بولنا سکھایا۔

دولت اور علم کی صلاحیت

علم اور اس کے حصول کی صلاحیت انسان پر اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک اہم احسان ہے انسان کی تکریم اور اس کے شرف کا راز اسی میں پوشیدہ ہے۔علم بہت بڑی دولت ہے اگر یہ دولت انسان کو حاصل ہو جائے تو صحیح معنیٰ میں انسان بن جاتا ہے علم انسان کو مہذب بنا دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ بے علم انسانوں سے بھی ممتاز بن جاتا ہے اگر انسان علم کی دولت سے محروم (جاہل) ہو تو عادات واطوار کے لحاظ سے اس میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں رہتا۔علم اور جہل کا فرق دنیا میں بھی ملحوظ ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں بھی۔علم والا اور بے علم نہ دنیا میں ایک جیسے سمجھے جاتے ہیں اور نہ ہی اللہ کے یہاں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (سورۃ العلق۔۵) اور انسان کو وہ علم سکھایا، جسے وہ نہ جانتا تھا۔

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (سورۃ رحمٰن ،آیت نمبر۔۲) اُسی نے قرآن سکھایا۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ

(کیا اُوپر والا آدمی اچھا ہے) یا وہ جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ اور قیام کی حالت میں (عبادت میں لگا) رہتا ہے، اور آخرت سے ڈرتا

لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝
(سورۃ زمر، آیت نمبر۔۹)

اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے؟ کہہ دیجئے، ''کیا جولوگ جانتے ہیں؟ اور جو نہیں جانتے دونوں برابر ہوسکتے ہیں؟ نصیحت تو سمجھ والے ہی حاصل کرتے ہیں۔''

انسان کے لئے دنیا بھر کے خزانے

مندرجہ بالا عنایات الٰہیہ کا تعلق انسان کی ذات سے ہے خارج میں اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جو خزانے پیدا فرمائے ان کا ذکر مختصر اور جامع الفاظ میں یوں فرمایا۔ **هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعاً** (سورۃ البقرہ، آیت نمبر۔۲۹۵) وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے واسطے جو کچھ زمین میں ہے سب یعنی زمین کے جس قدر خزانے اور وسائل ہیں وہ سب کے سب تمہارے نفع اور استعمال کے لئے پیدا کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَھُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝
(سورۃ البقرہ، آیت نمبر۔۲۹)

وہ (اللہ) جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا، پھر آسمان کی طرف دھیان دیا، تو سات آسمان بنادیئے اور 'وہ' تو ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔

دنیا کے خزانوں سے استفادہ کی صلاحیت

دنیا کے خزانوں کو انسان کے لئے پیدا فرمانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے انسان پر یہ احسان بھی فرمایا کہ اسے ان خزانوں کو اپنے استعمال میں لانے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت بھی عنایت فرمائی۔ ہاتھ پاؤں اور آنکھ، کان کے علاوہ غور وفکر اور علم وفہم

کے لئے اسے وہ دماغی اور عقلی صلاحیت بھی دی ہے جسے استعمال میں لا کر وہ دنیا کے ظاہری اور پوشیدہ خزانوں اور ان کے استعمال میں لانے کے طریقوں تک رسائی حاصل کرتا ہے اور ان سے پورا استفادہ کرنے اور ان کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ آرام وراحت حاصل کرنے کے لئے روز نئے نئے طریقے سوچتا اور ان پر عمل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝
(سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر۔۷۰)

اور 'ہم نے' آدم کی اولاد کو عزت دی، اور اُن کو خشکی وتری میں سواری دی، اور اچھی پاک چیزوں کی اُنہیں روزی دی، اور اپنی پیدا کی ہوئی مخلوق پر فضیلت دی۔

انسان کی حفاظت پر فرشتے

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس احسان کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ وہ ہر انسان کی حفاظت کے لئے کچھ فرشتے مقرر فرمادیتے ہیں جو اس کے آگے پیچھے رہ کر اس کی حفاظت کرتے ہیں، اور بحکم الٰہی تکلیف دہ چیزوں اور حوادث سے اسے بچالیتے ہیں۔ اگر یہ محافظ فرشتے مقرر نہ ہوں تو معلوم نہیں انسان کو دن میں کتنے حوادث لاحق ہوں۔ اور دنیا کی کون کون سی موذی مخلوق اسے پریشان کرتی رہے۔ **اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔**

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝
(سورۃ الرعد، آیت نمبر۔۱۱)

اُس کے آگے اور پیچھے (اللہ کے) محافظ ہوتے ہیں، جو اللہ کے حکم سے اُس کی حفاظت کرتے ہیں؛ اللہ کسی قوم کی حالت کو (جو نعمت اُسے ملی ہے) نہیں بدلتا، جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہیں بدلتے؛ اور جب اللہ کسی قوم پر برائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر 'وہ' اُس سے ہٹتی نہیں، اور پھر 'اُس کے' سوا کوئی مددگار نہیں رہتا۔

انسان خلیفۃ اللہ اور مسجود ملائکہ ہے

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اپنے خلیفہ کی حیثیت سے پیدا فرما کر آدم اور اولادِ آدم کو خاص عزت بخشی ہے۔ جیسے (سورۃ البقرہ، آیت نمبر۔۳۰) میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصب خلافت کا عطیہ بنی آدم کے لئے کچھ کم شرف نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کی مزید تکریم فرماتے ہوئے ملائکہ سے آدم کو سجدۂ تعظیم بھی کرایا۔ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر۔۳۴) تاکہ آدم کا اشرف المخلوقات ہونا خوب واضح ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان کو نائب بنایا ہے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

(سورۃ البقرہ، آیت نمبر۔۳۰)

اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا، ’’میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔‘‘ (تو فرشتے) بولے، ’’کیا! آپ زمین میں ایسے آدمی کو (نائب) بنائیں گے، جو فساد کرے، اور خون خرابہ کرے، اور ہم تو آپ کا ذکر اور پاکی بیان کرتے ہی رہتے ہیں۔‘‘ (رب نے) کہا، ’’بے شک جو میں جانتا ہوں، تم نہیں جانتے۔

بعض انسانوں کو بعض پر فوقیت۔

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۵﴾

(سورۃ الانعام، آیت نمبر۔۱۶۵)

اور ’وہی‘ تو ہے جس نے زمین میں تم کو اپنا خلیفہ بنایا اور ایک دوسرے پر درجے بلند کیئے تاکہ جو کچھ اُس نے تم کو دیا ہے اس میں ’وہ‘ تمہارا امتحان لے، بے شک تمہارا رب جلد ہی سزا دینے والا اور ’وہ‘ بڑا معاف کرنے والا، رحم والا ہے۔

انسان کو فرشتوں پر فوقیت۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر۔۳۱)

اور (اللہ نے) آدم کو تمام نام سکھائے، پھر اُنہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور کہا، ’’اگر سچے ہو! تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔‘‘

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر۔۳۲)

اُن سب نے کہا، (اے اللہ!) ’’تو پاک ہے، ’تو نے‘ جو کچھ ہمیں بتایا اُس کے سوا ہمیں کوئی علم نہیں، بے شک تو علم والا، حکمت والا ہے۔‘‘

انسان کی فضیلت علم کی بنیاد پر۔

قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر۔۳۳)

(تب اللہ نے) حکم دیا، ’’اے آدم! ان (فرشتوں) کو اُن کے نام بتا دو، جب اُنہوں نے اُن کو اُن کے نام بتا دیئے تو فرمایا، ’’کیا میں نے تم سے (پہلے ہی) نہیں کہا تھا، کہ زمین اور آسمانوں کی چھپی باتوں کو میں ہی جانتا ہوں، اور میں جانتا ہوں، جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

انسان کو افضل بنانا۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾

(سورۃ البقرہ، آیت نمبر۔۳۴)

اور جب ’ہم نے‘ فرشتوں سے کہا، ’’آدم کو سجدہ کرو،‘‘ تو ابلیس (شیطان) کے سوا سب نے سجدہ کیا، اُس نے انکار کیا اور گھمنڈ میں آ گیا اور وہ کافر ہو گیا۔

انسان کو اعلیٰ مقام دیا۔

وَ قُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ وَ کُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر۔۳۵)

اور ’ہم نے‘ کہا، ’’اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو، اور جہاں سے چاہو تم دونوں جی بھر کے کھاؤ اور اس درخت کے پاس مت پھٹکنا! ورنہ ظالموں میں ہو جاؤ گے۔‘‘

اللہ نے زمین کی خلافت اور اس کے خزانے انسان کے لئے رکھے ہیں اور جب تک یہ دنیا قائم رہے گی قوموں، جماعتوں اور فرقوں کے بدلنے کے باوجود زمین کا اقتدار اور اس کے وسائل انسان کے تصرف میں رہیں گے۔ یہ اعزاز انسان کو اس لئے دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی بندگی و اطاعت اختیار کرے اور اس کی عنایات کا شکریہ ادا کرے نہ اس لئے کہ وہ اسی کی نعمتوں کو استعمال کر کے بدمست ہو جائے اور اس کے احکامات سے بغاوت و سرکشی کا راستہ اختیار کر لے گویا دنیا کے خزانے اور انسان کو دنیا میں خلافت و اقتدار اور دنیا کے خزانوں سے استفادہ کا موقع ملنا انسان کے لئے امتحان و آزمائش کا ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسی آزمائش کے لئے سب انسانوں کو یکے بعد دیگرے دنیا کے وسائل سے نفع اٹھانے کا موقع دیتے ہیں تاکہ ظاہر ہو جائے کہ کس نے منصب خلافت کا حق ادا کیا اور کس نے اپنے آپ کو نا اہل ثابت کیا۔ انسان کے شرف و فضیلت و اعلیٰ مقام کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنے رب کا شکر گذار بندہ بنے۔ جسے قرآن مجید میں مختلف انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

انسان کی آزمائش

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا ۝ قَالَ اَرَءَیْتَکَ هٰذَا الَّذِیْ کَرَّمْتَ عَلَیَّ ۫ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر۔۶۱، ۶۲)

اور جب ’ہم نے‘ فرشتوں سے کہا، ’’آدم کو سجدہ کرو، تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہیں کیا، اُس نے کہا، ’’کیا، میں ایسے آدمی کو سجدہ کروں، جسے ’تو نے‘ مٹّی سے پیدا کیا۔ کہنے لگا، ’’دیکھ تو! اُسے جس کو ’تو نے‘ میرے مقابلے میں فضیلت دی ہے، اگر ’تو نے‘ مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دی تو میں اس کی پوری نسل کو جڑ سے اُکھاڑ ڈالوں گا سوائے تھوڑے سے لوگوں کے۔‘‘

وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ۝ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر۔۷۰)

اور ’ہم نے‘ آدم کی اولاد کو عزت دی، اور اُن کو خشکی اور تری میں سواری دی، اور اچھی پاک چیزوں کی اُنہیں روزی دی، اور اپنی پیدا کی ہوئی مخلوق پر فضیلت دی۔

زمین کی خلافت آزمائش کے لئے ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ (سورۃ یونس، آیت نمبر۔۱۴)

پھر ’ہم نے‘ اُن کے بعد تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا، تاکہ ’ہم‘ دیکھیں ’کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟

انکار عذاب کا باعث ہے۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ کَفَرَ فَعَلَیْهِ کُفْرُهٗ ؕ وَلَا یَزِیْدُ الْکٰفِرِیْنَ کُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا یَزِیْدُ الْکٰفِرِیْنَ کُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝ (سورۃ الفاطر، آیت نمبر۔۳۹)

’وہی‘ تو ہے جس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا، تو جو کوئی انکار کریگا، اُس کا وبال اُسی پر ہوگا انکار کرنے والوں کا انکار اُن کے رب کے یہاں فقط عذاب ہی کو بڑھاتا ہے، اور انکار کرنے والوں کا انکار کرنے کی وجہ سے گھاٹا ہوتا چلا جاتا ہے۔

انسان پر اللہ تعالیٰ کی عنایات کا سلسلہ لامحدود ہے، جو دنیا کی ابتداء اور آدم کے وجود

سے لے کر قیامت میں دخول جنت اور جنت کی نعمتوں کے حصول تک دراز ہوتا جاتا ہے اس کا احاطہ اور اس کی تفصیل کا علم انسان کے بس سے باہر ہے۔ **وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا** (سورۃ ابراہیم۔۳۴) ''اور اگر شمار کرنے لگو تو تم اللہ کی نعمتوں کو تو شمار نہ کر سکو گے۔''

انسان کے لئے ہدایت کا سامان

اللہ تعالیٰ کے ظاہری اور مادی احسانات (جو جسمانی تربیت و راحت کا کام دیتے ہیں) سے بڑھ کر وہ احسان ہے جس سے روح کی تربیت اور اطمینان وابستہ ہے۔ یعنی انسان کے لئے ہر زمانہ میں ہدایت کا انتظام، یہ انتظام ہر زمانے میں انبیاء کرام کی بعثت اور آسمانی کتابوں کے نزول کا ذریعہ ہوتا رہا۔ (سورۃ الفاطر، آیت نمبر۔۲۴)

سب سے آخر میں قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے رسول ﷺ کی نبوت اور قرآن مجید کے ذریعے ہدایت کا مکمل اور نا قابل تنسیخ و تردید انتظام فرما دیا گیا جو انسانوں پر عموماً اور مومنوں پر خصوصاً اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے قرآن مجید میں اس احسان کا خاص طور پر ذکر فرمایا گیا ہے۔ (سورۃ آل عمران، آیت نمبر۔۱۶۴)

اس پر مزید اللہ تعالیٰ کا یہ انعام بھی ہوا ہے کہ اس نے ہر زمانہ میں انبیاء کرام اور ان کی اطاعت اختیار کر کے ہدایت کے راستے کو اپنا لینے والوں کی خصوصی امدادیں فرمائیں اور نبی کریم ﷺ اور آپ کے متبعین (صحابہ کرام) کی غیر معمولی طور پر نصرت فرمائی اور نبی کریم ﷺ کے سچے پیروکاروں کے ساتھ ہمیشہ کے لئے خصوصی مدد و حمایت کے وعدے فرمائے ہیں۔ (سورۃ المومن۔۵، سورۃ آل عمران۔۱۳۹، سورۃ محمد، آیت نمبر۔۳۵)

انسان کی زندگی کا مقصد

انسان کو جو نعمتیں اور صلاحیتیں عنایت ہوئی ہیں وہ بلا مقصد نہیں ہیں۔ انسان کو اللہ

تعالیٰ نے اپنی بندگی کے لئے پیدا فرمایا اس نے انسان پر اس کی زندگی اور تمام جسمانی صلاحیتوں سے لے کر مال، اولاد، زمین کے خزانوں اور زمین میں خلافت و اقتدار عنایت کرنے تک جو جو احسانات فرمائے ان کا مقصد انسان کی آزمائش ہے کہ وہ اپنی زندگی اور دوسری تمام صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ کی بندگی میں لگاتا ہے یا اس سے بغاوت اور اس کی نافرمانی میں، وہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے یا کفران نعمت جیسا کہ ان سورتوں میں دیا گیا ہے۔ (سورۃ الملک، آیت نمبر۔۲، سورۃ الانعام ۱۶۵، سورۃ التغابن، ۱۵) اگر عابد و شاکر بنے گا تو کامیاب قرار پائے گا ورنہ ناکام۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۝ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ۝ (سورۃ الذّاریات، آیت نمبر۔۵۶،۵۷)

اور 'میں نے' تو جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے، تاکہ میری عبادت کریں۔ میں اُن سے روزی نہیں چاہتا اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے (کھانا) کھلائیں؛

اصلی زندگی۔

دنیا کی زندگی اصلی اور حقیقی زندگی نہیں ہے کیونکہ یہ امتحانی دور ہے اصل زندگی اس امتحانی دور کے بعد آئے گی جو آخرت کی زندگی کہلاتی ہے آخرت کی زندگی اعمال کے نتائج اور فیصلوں پر بننے والی زندگی ہے۔ اعمال کے نتیجہ کے طور پر جس طرح کی زندگی ملے گی وہ ہمیشہ کی زندگی ہوگی اس کے بعد آزمائش کا کوئی اور موقع نہیں دیا جائے گا۔ آخرت کی زندگی کے دوام کے سبب آخرت کی کامیابی و ناکامی ہی کا اعتبار ہے۔ اسی لئے حقیقی اور بہتر زندگی آخرت کی کامیابی والی زندگی ہے۔ (سورۃ العنکبوت ۶۴، سورۃ الاعلیٰ ۱۷، سورۃ الضحیٰ۔۴)

انسان پر مالک کا ذکر لازم ہے

انسان پر اللہ تعالیٰ کے احسانات اور اس زندگی اور اس کی نعمتوں کی امتحانی کیفیت کا یہ تقاضا ہے کہ اپنے خالق و مالک اور محسن حقیقی کی معرفت حاصل کی جائے۔ ہمہ وقت اس کا ذکر کیا جائے کیونکہ امتحان میں کامیابی کا یہی راستہ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنے ذکر اور یاد کی طرف کثرت سے متوجہ فرمایا ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید کی ان سورتوں میں کیا گیا ہے۔

(سورۃ البقرہ۔۱۵۳، سورۃ النساء۔۱۰۳، سورۃ الاحزاب۔۴۱، سورۃ النحل۔۱۷، سورۃ الفاطر۔۳، ۳۷)

تخلیق انسانی پر غور کرنے کی دعوت

انسان اور پوری کائنات کی تخلیق جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عظیم کارنامہ ہے اپنے اندر نصیحت کا کافی سامان رکھتی ہے۔ انسان کی تخلیق اس کے مختلف مراحل مادہ تخلیق انسانی اور کائنات کی تمام چھوٹی بڑی چیزوں کے ابتدائی اور موجودہ احوال پر غور انسان کے لئے انتہائی نصیحت آموز ہے یہ غور و فکر انسان کو اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کی بے مثال قدرت اور لاانتہا شفقت سے متعارف کر دیتا ہے اور یہی انسان اور کائنات کی تخلیق کا منشا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جابجا انسان کو اس کی اپنی تخلیق و ابتداء اور کائنات کی چیزوں کی تخلیق (جو اللہ تعالیٰ کی تکوینی آیات میں) اور آیات قرآنیہ میں غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ جیسے **(سورۃ یٰسٓ۔۷۷، سورۃ العنکبوت۔۱۹، ۲۰، سورۃ الروم۔ ۱۹۸، ۲۷، سورۃ البقرۃ۔۱۶۴، سورۃ الجاثیہ۔۳، ۶، سورۃ الفاطر۔۲۷، ۲۹)**

انسان کی بنیادی ضروریات

چونکہ انسان کی تخلیق کا اصل مقصد زمین پر اللہ تعالیٰ کی خلافت و نیابت اور اس کی

اطاعت و بندگی ہے نہ کہ عیش پرستی اور لذت دنیا کا حصول۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی بنیادی ضروریات بہت مختصر رکھیں یعنی بھوک مٹانے کے لئے کھانا، تن پوشی کے لئے کپڑا، پیاس بجھانے کے لئے پانی اور دھوپ بارش سے بچنے کے لئے مکان یا جھونپڑی جس کا ذکر سورۃ طٰہٰ۔۲۷، ۲۹ میں کیا گیا ہے۔ تاکہ اس کا زیادہ سے زیادہ وقت زندگی کے اصل مقصد یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی اور خلافت کے تقاضے پورے کرنے کے لئے فارغ رہ سکیں۔

عنایات الٰہیہ کے حصول کے شرائط

خلیفۃ اللہ فی الارض کی حیثیت اور دوسری جسمانی و خارجی نعمتوں کا عطیہ اللہ تعالیٰ کی عنایات کا وہ سلسلہ ہے جس میں تمام انسان برابر ہیں ان کا حصول شرائط سے وابستہ نہیں بلکہ بلاقید و شرط اللہ تعالیٰ نے بطور امتحان و آزمائش تمام انسانوں کے لئے یہ نعمتیں رکھی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان نعمتوں کو مقبولیت کی علامت قرار نہیں دیا گیا لیکن عنایات کا ایک دوسرا سلسلہ جس کا تعلق حقیقی کامیابی اصلی عزت اور اس کے درجات و مراتب سے ہے اور جس کا پالینا مقبولیت کی علامت بھی ہے اور ترقی کا اعلیٰ مقام بھی۔ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت، شکر گزاری اور ایمان و عمل صالح کے ساتھ مشروط فرما دیا ہے، جو انسان ان شرائط کو پورا کرے گا وہ اصلی کامیابی اور عزت کے اعلیٰ مقام کو پالے گا جو پورا نہیں کرے گا وہ بنیادی شرف خلافت بلکہ انسانیت سے بھی محروم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو دائرہ انسانیت سے خارج قرار دے دیا ہے۔ **(سورہ التین، آیت نمبر۔۵۔۶، سورہ العصر، آیت نمبر۔۱۔۳، سورہ الفرقان، آیت نمبر۔۴۳۔۴۴، سورہ الاعراف، آیت نمبر۔۱۷۹)**

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے

جو لوگ اللہ کی بندگی اور ایمان و عمل صالح کے راستہ پر چل پڑتے ہیں انہیں اللہ

تعالیٰ دنیا وآخرت کی حقیقی عزت سے ہمکنار فرماتے ہیں، امتِ محمد ﷺ یہ اور اس کے افراد کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھی بڑے بڑے اعزازات عنایت فرمائے ہیں اور آخرت میں بھی بڑے بڑے مراتب عنایت فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔اس کی وجہ اللہ کی اطاعت وعبادت اور عمل صالح ہی ہے۔

الف۔خیر الامم۔

اُمّتِ محمد یہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑا اعزاز بخشا اور تمام امتوں سے بہتر امت فرمایا ہے۔ (آل عمران۔۱۱۰)

''خیر امت'' کا لقب امتِ محمد یہ ﷺ کے لئے ایک غیر معمولی اعزاز ہے لیکن یہ اعزاز مشروط ہے اور اس کی شرطیں مذکورہ بالا آیت میں ہی بیان ہوئی ہیں وہ شرائط یہ ہیں۔ایمان، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جس کا مطلب یہ ہے کہ خیر الامم میں جگہ پانے کے لئے ان اعمال کی ضرورت ہے۔رسول ﷺ سے پہلے دعوت وتبلیغ کا کام صرف انبیاء علیہم السلام کے سپرد ہوا کرتا تھا۔اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ پر سلسلہء نبوت کو ختم اور مکمل فرما کر دعوت وتبلیغ کا کام انبیاء والا کام اُمت محمد یہ ﷺ کے سپرد کر دیا چونکہ یہ امت انبیاء کا کام انجام دیتی ہے اس لئے اسے یہ امتیازی اعزاز ملا ہے لیکن جو افراد امت سے اعلیٰ کام کو چھوڑ دیں گے وہ نہ صرف اس اعزاز سے محروم ہو جائیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس خصوصی نصرت سے بھی جو دین کے داعیوں کے ساتھ ہمیشہ شامل حال رہی ہے۔

دعوت وتبلیغ کا کام اتنا اونچا اور اعلیٰ ہے کہ دعوت دین کی بات کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے بات کے لحاظ سے سب سے اچھا قرار دیا ہے۔ (سورۃ حم السجدہ ۵۔۳۳)

گویا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام باتوں سے اعلیٰ اور احسن بات دین کی طرف دعوت دینا ہے۔

ب۔خیر البر۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے ''خیر البر'' کا لقب عنایت فرمایا ہے۔ (سوۃ البینہ۔۷)
جس کے معنیٰ ہیں تمام مخلوق میں سب سے بہتر اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ایمان اور عمل صالح والے لوگ ہی سب سے بہتر اور پسندیدہ مخلوق ہیں۔

انسان کا منفرد مقام

انسان کو دنیا میں ایک منفرد مقام حاصل ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے عطا ہوا ہے اسی منفرد مقام کے باعث انسان دنیا کی دوسری مخلوقات میں ممتاز سمجھا جاتا ہے اور وہ دنیا اور اس کے وسائل سے سب سے زیادہ استفادہ کرتا ہے جو تمام مخلوقات سے اس سے زیادہ باصلاحیت ہونے کی دلیل ہے انسان کا یہ مقام اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ انسان کی تخلیق کا مقصد بھی دوسری مخلوقات کے مقاصد تخلیق سے اعلیٰ وارفع اور اسے مخلوقات عالم میں مزید ممتاز کرنے والا ہوگا۔

انسان کی تخلیق کی غرض وغایت

انسان کی تخلیق کا اصل مقصد کھانا پینا ہے نہ امتیازی درجہ کی بود وباش کا حصول اور نہ ہی اقتدار وحکومت تک رسائی کہ ان پہلوؤں میں ترقی کو اس کی کامیابی کی علامت سمجھا جائے بلکہ انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی یاد، اس کی نعمتوں کی شکر گذاری اور اس کے ہر ہر حکم کی تعمیل ہے، اسی کا دوسرا نام عبادت (بندگی) ہے انسان کی تخلیق کی یہی غرض وغایت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔ (سورہ الذریات ،آیت نمبر۔۵۶،۵۷)

کائنات کی ہر چیز با مقصد ہے

انسان اور کائنات کی تمام چیزیں اپنے اپنے وجود کی خاص خاص حکمتیں ومصلحتیں

رکھتی ہیں ایک ادنیٰ انسان جب کوئی کام کرتا ہے تو اس سے اس کا ضرور کوئی مقصد ہوتا ہے بلا مقصد اور بلا فائدہ وہ کوئی کام نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ جو علیم و حکیم ہیں کوئی کام بلا فائدہ اور بغیر مصلحت کے کیوں کر کریں گے۔ اللہ سے بڑھ کر حکیم و دانا کوئی نہیں ہو سکتا لہٰذا جتنی مصلحتیں اس کے فیصلوں اور کاموں میں ہو سکتی ہیں کسی اور کے نہیں ہو سکتیں۔

تمام چیزیں انسان کے لئے ہیں

اللہ تعالیٰ نے کائنات اور اس کی چیزوں کے وجود کی جو اغراض اور مصلحتیں بیان فرمائی ہیں ان کی بنیاد پر پورے عالم کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے یعنی انسان اور خادم انسان۔

آسمان سے لے کر زمین تک انسان کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں بھی پیدا فرمائی ہیں ان سب کے وجود اور تخلیق کا مقصد اس نے انسان ہی کو قرار دیا ہے کائنات کی تمام چیزیں یعنی زمین و آسمان اور جو چیزیں ان میں موجود ہیں وہ سب کی سب انسانی مفاد اور خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہیں جیسا کہ ان آیتوں میں ارشاد ہے۔

(سورہ البقرۃ۔۲۹، سورہ الجاثیہ، آیت نمبر۔۱۳)

سورج کی گرم شعاعیں ہوں یا چاند کی ٹھنڈی چاندنی، ستاروں کی پر کشش جگمگاہٹ ہو یا بادلوں کا سایہ، بارش ہو یا ہوا، آگ ہو یا پانی، حیوانات ہوں یا نباتات معدنیات ہوں، یا پتھر و خاک، پہاڑ ہوں یا میدان، صحرا ہوں یا سمندر، انسان جانے یا نہ جانے یہ تمام چیزیں اپنے اپنے انداز و لحاظ سے انسانی خدمت گذاری میں مصروف ہیں اور ان سب سے انسانی زندگی کی بقاء و پرورش وابستہ ہے یہی وجہ ہے کہ یہ تمام چیزیں انسان کی تخلیق سے پہلے پیدا کر دی گئی تھیں انسان کو بعد میں پیدا کیا گیا۔

کائنات کی تمام چیزیں انسان کے بغیر قائم تھیں اور قائم رہ سکتی ہیں لیکن انسان ان کے بغیر نہ کبھی تھا اور نہ ہی باقی رہ سکتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ انسان نہ زمین کے لئے ہے نہ

آسمان کے لئے اور یہ پورا جہان اس کے لئے بنا ہے وہ جہان کے لئے نہیں بنا۔

انسان ممتاز ہے تمام مخلوق میں

انسان دنیا میں بنیادی حقیقت کا مالک ہے انسان کو عدم سے وجود میں لانا انسان کو خوبصورت اور ممتاز شکل کے ساتھ پیدا کرنا اور اسے عقل و شعور کی دولت سے سرفراز کرنا، کائنات کی تمام چیزوں کو اسکی خدمت گذاری میں لگا کر اس کے لئے لاتعداد نعمتوں کا بندوبست کرنا، اسے علوم کا بخشنا اور متنوع صلاحیتیں عنایت کرنا اللہ کی طرف سے انسان کے لئے بہت بڑے اعزازات ہیں جبکہ انسان کو خلیفۃ اللہ اور نائب کی حیثیت دینا اور ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو مسجود ملائکہ بنانا، تکریم و تشریف آدم کی انتہا ہے۔

(سورۃ البقرہ، آیت نمبر۔۳۰ تا ۳۴۔)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دوسری مخلوقات پر جو بزرگی اور شرف و فضل بخشا ہے اس کی تصریح (سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر۔۷۰) میں فرمائی ہے۔

شرک کی ممانعت کا راز یا عظمت انسانی کا تقاضا انسان کو شرک اور غیر اللہ کی بندگی سے منع کرنے میں بھی انسان کی تکریم ہی کا راز پوشیدہ ہے کیونکہ اپنے سے کم درجہ یا اپنے ہی انواع کے افراد کی عبادت و پرستش افضل و اشرف کے شایان شان نہیں یہی وجہ ہے کہ جو لوگ شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اللہ کے سوا اور آسمانی یا زمینی معبود بنا لیتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے (سورہ الحج، آیت نمبر۔۳۱) میں ارشاد فرمایا ہے۔

ترجمہ:۔

”جس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک بنایا تو گویا وہ آسمان سے نیچے آ گرا یا پرندوں نے اسے اچک لیا، یا ہوا نے اسے کسی دور دراز جگہ میں جا پھینکا گویا شرک کرنے والا اپنے آپ کو شرف انسانی کے آسمان سے ذلت و رسوائی کے گڑھے میں گرا دیتا ہے“۔

انسان اور کائنات کا تعلق۔

انسان کو اپنے مقصد حیات سے واقف ہونے اور اس پر عمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اور باقی کائنات کے باہمی تعلق کی نوعیت کو سمجھے جب تک انسان اپنے اور کائنات کی چیزوں کے تعلق کی حقیقت سے واقف نہیں ہوگا اس وقت تک نہ وہ اپنے مقصد حیات کو صحیح طرح سمجھنے، اور اس کی تکمیل میں کامیاب ہوسکتا ہے اور نہ ہی شرک وکفر کی ذلت ورسوائی سے اس کا تحفظ یقینی ہوسکتا ہے۔قرآنی ارشادات کی روشنی میں مندرجہ بالا تفصیل سے انسان اور کائنات کے باہمی تعلق کی وضاحت اور دونوں کے باہمی نسبت (خادمیت ومخدومیت) کی تعین بھی ہوگئی ہے جس کے سمجھ لینے سے انسان پر اس کی شرافت کا راز کھل جاتا ہے جو اس کے لئے شرک سے بچنے اور ایک خدا کی عبادت پر آمادگی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ **اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔**

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى

ترجمہ:۔"کیا انسان کا یہ خیال ہے کہ وہ بیکار چھوڑ دیا جائیگا" (سورہ القیامہ، آیت نمبر۔۳۶)

حیات انسانی کا مقصد اعلیٰ

عقلی تقاضا یہ ہے کہ جو چیز اعلیٰ اور ممتاز ہو اس کا مقصد بھی اعلیٰ اور ممتاز ہو اور واقعہ بھی یہ ہے کہ اللہ کی مخلوقات میں انسان جتنے اعلیٰ اور ممتاز مقام کا مالک ہے اس کے وجود کا مقصد بھی اتنا ہی اعلیٰ اور اہم ہے۔

دراصل کسی چیز کی قدر و قیمت اسکے مقصد وجود کے اعتبار سے ہی متعین ہوتی ہے جس چیز کا وجود جتنا زیادہ مفید اور جتنے بڑے مقصد کا حامل ہوتا ہے اس کی اتنی ہی زیادہ قدر و قیمت ہوتی ہے۔انسان کو اہمیت اور قدر، قیمت اس کے مقصد وجود کی بلندی سے وابستہ

ہے۔انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اس کے وجود کا مقصد بھی خود اللہ ہی نے متعین فرمایا ہے کیونکہ یہ اسی کا حق ہے۔

انسان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے وجود کا مقصد خود متعین کرے۔کیونکہ دنیا میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی چیز نے خود اپنے وجود کا مقصد متعین کیا ہو۔خالق انسان نے انسان کے وجود کا مقصد اپنی ذات کو قرار دیا ہے "ادنی اعلیٰ کی غلامی کرے" کے ضابطہ کے تحت اس طرح نظم قائم فرمایا کہ کائنات کے وجود کا مقصد انسان کو قرار دے کر اسے انسان کی خدمت میں لگا دیا اور انسان کے وجود کا مقصد اپنی ذات کو قرار دے کر اسے اوروں کی پرستش سے منع کر کے صرف اپنی عبادت پر مامور فرمادیا جیسا کہ (سورۃ الذاریات، آیت نمبر۔۵۶،۵۷) میں واضح ارشاد ہے:۔

انسان جس طرح اپنے ماتحتوں اور غلاموں سے مقاصد پورے کرتا ہے، روزی کمانا اور کھلانا وغیرہ اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہیں، انھیں نہ روزی کی ضرورت ہے نہ کھانے کی بلکہ اس نے خود انسانی مشین (جسے خود اسی نے پیدا فرمایا ہے) کو درست اور قائم رکھنے کے لئے روزی اور خوراک کی شکل میں رنگ وروغن کا بندوبست کر دیا ہے۔

روزی کی حیثیت۔

روزی کا حصول اور اس کا استعمال انسان کے لئے وہی حیثیت رکھتا ہے جو ایک مشین کے لئے رنگ وروغن، رنگ وروغن مشین کی درستگی اور بقاء کا ذریعہ ہوتا ہے نہ کہ مقصد وجود ایسے ہی روزی انسان کا مقصد وجود نہیں بلکہ محض درستگی اور بقاء کا سامان ہے۔

رزق میں کمی بیشی

جیسے اللہ تعالیٰ انسان اور تمام عالم کے خالق و مالک ہیں ایسے ہی تمام عالم کے

رَب و رازق بھی وہی ہیں اس نے خود اپنی شفقت و مہربانی سے رزق اور ربوبیت کی ذمہ داری اپنے ذمہ لی ہے جسکا ذکر (سورۃ ہود، آیت نمبر۔۶) دنیا میں رزق کی کمی بیشی کا جو تفاوت دکھائی دیتا ہے یا معاش کی تنگی و فراخی جو مختلف حالت میں رونما ہوتی رہتی ہے یہ بھی اللہ کے اختیار میں ہے وہ حکمت کے مطابق جس کے لئے اور جس وقت چاہیں رزق کی وسعت کا فیصلہ فرما دیتے ہیں اور جب چاہیں تنگی کا اللہ کو کوئی کسی بات اور کسی فیصلے سے منع نہیں کر سکتا۔

(سورۃ السباء، آیت نمبر۔۲۹، سورہ العنکبوت، آیت نمبر۔۶۰، ۲۶، سورۃ الانعام، آیت نمبر۔۳۸، سورۃ الجاثیہ، آیت نمبر۔۳۶، ۳۷، سورہ الزخرف، آیت نمبر۔۳۲، ۳۳، سورہ النساء، آیت نمبر۔۳۲)

انسانوں میں اعلیٰ کون ہے؟

دنیا کا ایک قائدہ یہ بھی ہے کہ ایک ہی طرح کی چیزوں میں بھی زیادہ قابل قدر اس چیز کو سمجھا جاتا ہے جو اپنے ہی انواع کی دوسری چیزوں سے اپنے وجود کے مقصد میں زیادہ مؤثر اور کامیاب ہو سواریوں میں سے وہی سواری زیادہ قیمتی اور اچھی سمجھی جاتی ہے جو آرام دہ بھی ہو اور تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ مسافت طے کرنے والی بھی۔

انسانوں کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کا یہی ضابطہ ہے۔ جو انسان اپنے مقصد وجود کے حصول اور اس کی تکمیل میں زیادہ مستعد و منہمک ہو کر کوشاں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں وہی زیادہ قابل قدر اور معزز قرار دیا جائے گا۔ **اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔**

’’تم میں سے زیادہ باعزت اللہ کے یہاں وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔‘‘

(سورۃ الحجرات، آیت نمبر۔۱۳)

تقویٰ جو عبادت اور حسن عمل و حسن خلق کا دوسرا نام ہے یہی حیات انسانی کا مقصد ہے۔ اسی سے انسان کی فلاح اور اخروی نقصان و خسران وابستہ ہے بلکہ درحقیقت انسان کی انسانیت اسی سے قائم اور یہی تقوی و عبادت حیوانات پر انسانی تفوق کی علامت و

دلیل ہے ورنہ جیسے جیسے انسان کے ہاتھ سے اللہ کی عبادت و اطاعت کا دامن چھوٹتا چلا جاتا ہے۔ اس کے اور حیوانات کے درمیان فاصلے سمٹتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ سے بیگانگی اور دوری اسے حیوانوں کی صف میں لا کھڑا کرتی ہے پھر اس میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں رہتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ حیوانوں سے بھی گمراہ تر قرار دے دیا جاتا ہے۔

(سورۃ الفرقان، آیت نمبر۔۴۳، ۴۴)

اس لئے انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی کے اصل مقصد سے لمحہ بھر بھی غافل نہ رہے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی بندگی، شکرگزاری اور تقویٰ میں کوشاں رہے اسی طریقہ سے اس کا شرفِ انسانی بھی برقرار رہے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی ابدی نعمتوں کا بھی مستحق بنے گا۔

انسان کی صلاحیتوں کا صحیح یا غلط استعمال

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جن اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا ہے ان کے استعمال میں انسان کو کھلی آزادی نہیں دی کہ وہ جیسے چاہے اور جہاں چاہے انھیں استعمال کرے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان صلاحیتوں کے استعمال کے اچھے برے طریقوں اور موقع میں تفریق کر کے انسان کو اس سے آگاہ فرما دیا اور اس پر یہ لازم کر دیا کہ وہ خداداد صلاحیتوں کو اچھے طریقوں اور موقع میں استعمال کرے اور برے طریقوں اور برے موقع میں استعمال پر پابندی عائد فرما دی۔

انسان جب اپنی صلاحیتوں کو غلط استعمال کرنا شروع کر دیتا ہے تو وہ انسانی اخلاق و عادات اور خصوصیات کو کھو بیٹھتا ہے اور اس میں حیوانیت نمایاں ہوتی چلی جاتی ہے۔

قرآن مجید میں جا بجا اللہ تعالیٰ نے صلاحیتوں کے غلط استعمال پر عذاب اور سخت گرفت کی تنبیہات فرمائی ہیں اور صلاحیتوں کے صحیح استعمال پر بہتر سے بہتر انجام کی

خوشخبریاں دی ہیں اور ساتھ ہی دونوں پہلوؤں میں زمانہ گذشتہ کی واقعاتی مثالیں بھی بیان فرمائی ہیں تاکہ انسان صلاحیتوں کے غلط استعمال سے بچے۔

(سورۃ الاعراف، آیت نمبر۔۱۵۷،۱۵۸،۱۷۰،۱۷۵،۱۷۹،۱۸۰،۱۸۱،۲۰۳،۲۰۵)

صلاحیتوں کا صحیح استعمال یا تعمیر شخصیت

انسان جب خداداد صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے طریقوں کے مطابق استعمال کرتا ہے تو اس کا فائدہ خود اس کو پہنچتا ہے اس سے اس کی شخصیت مکمل اور اجاگر ہوتی ہے اور اس کا اخلاق کردار اچھے پہلوؤں ترقی کرتا ہے اور وہ ہدایت کی اعلیٰ منزلوں تک پہنچ جاتا ہے۔

(سورۃ العنکبوت، آیت نمبر۔۶۹، سورۃ البقرہ، آیت نمبر۔۱۲۴، ۱۲۵، ۱۵۵،۱۵۸، سورۃ آل عمران، آیت نمبر۔ ۱۲۴، سورۃ الحج، آیت نمبر۔۷۷،۷۸، سورۃ الانعام، آیت نمبر۔۱۶۳،۱۶۵، سورۃ التوبہ، آیت نمبر۔۱۱۱،۱۱۲،۱۱۹،۱۲۱)

صلاحیتوں کا استعمال

صلاحیتوں کا صحیح استعمال یا تعمیر شخصیت انسان کی دنیوی واخروی کامیابی کا ضامن ہے، دنیوی کامیابی یہ ہے کہ صلاحیتوں کے صحیح استعمال سے انسان کا عمل درست اور متوازن ہو جاتا ہے۔ جس سے خود اسے بھی سکون حاصل ہوتا ہے۔ اور اس کا یہ عمل معاشرہ کے سکون وسلامتی کے لئے بھی مددگار ثابت ہوتا ہے اور دنیا میں اللہ تعالیٰ کی غیبی نصرت اس کے ساتھ شامل حال رہتی ہے اور اخروی کامیابی یہ ہے کہ صلاحیتوں کا صحیح استعمال انسان کو آخرت کی دائمی نعمتوں کا مستحق بنا دیتا ہے۔

(سورۃ یونس، آیت نمبر۔۶۳۔۶۴، سورۃ حم سجدہ، آیت نمبر۔۳۰، ۳۳، سورۃ التوبہ، آیت نمبر۔۷۱، ۷۲، سورۃ المومن، آیت نمبر۔۵۱۔۵۲)

نیکی اور بدی میں تمیز

نیکی بدی میں فرق کی صلاحیت اور اللہ تعالیٰ کی توحید وربوبیت کا احساس اللہ تعالیٰ نے فطرت انسانی میں رکھا ہے جو ذرا سی تذکیر سے اجاگر ہو جاتا ہے بشرطیکہ مسلسل بداعمالیوں کی وجہ سے دل سیاہ نہ ہو گیا ہو، اور اس پر پردہ نہ پڑ گیا ہو۔

(سورۃ الاعراف، آیت نمبر۔۱۷۲،۱۷۴، سورۃ الشمس، آیت نمبر۔۷،۱۱)

بداعمالیوں کا اثر

کفر و نافرمانی اور مسلسل بداعمالیوں کا ارتکاب اتنا خطرناک ہے کہ اس سے انسان کے دل ودماغ اور دوسری اعلیٰ صلاحیتیں آنکھ، کان وغیرہ متاثر ہو جاتے ہیں اور ان کی صحیح کارکردگی میں رخنہ پڑ جاتا ہے یہ تمام صلاحیتیں صحیح سمت میں کام کی صلاحیت کھو بیٹھتی ہیں دل حق کو سمجھنے، دماغ حق پر غور کرنے، آنکھ حق کو دیکھنے اور کان حق کو سننے سے جواب دیدیتے ہیں اور انسان بظاہر انسانی خصوصیات رکھتے ہوئے بھی اعمال واخلاق میں حیوان کی تصویر دکھائی دینے لگتا ہے دل سیاہ اور دماغ مسخ ہو جاتا ہے آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں اور کانوں میں ثقلِ سماعت آ جاتا ہے زبان حق کہنے سے گنگ ہو جاتی ہے اور توفیق ہدایت سلب ہو جاتی ہے۔

(سورۃ الاحقاف، آیت نمبر۔۲۶، سورۃ الحج، آیت نمبر۔۶۲، ۴۷، سورۃ الفرقان، آیت نمبر۔۵۲،۵۴)

حرام خوری کا برا انجام

فواحش یعنی بے حیائی کے کام اور حرام خوری یعنی ناجائز طریقوں سے مال حاصل کرنا اور کھانا دنیوی اور اخروی انجام کے لحاظ سے تباہ کن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں

حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوموں کے احوال بیان فرمائے وہ بڑے عبرت آموز ہیں۔قوم لوط جو انتہائی درجہ کی بے حیائی (لواطت) میں مبتلا تھی اسے اللہ تعالیٰ نے زمین کو زیروزبر کر کے پتھروں کی بارش برسا کر نیست ونابود کر دیا اور قوم شعیب جو ناپ تول میں خیانت کی عادی تھی اسے زلزلہ کے ذریعہ تباہ فرمایا۔

(سورۃ الحجر، آیت نمبر۔۷۵،۷۷،۷۹)

یہود کو ظلم اور سود خوری کی عادت پر اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ سزا دی کہ ان پر بہت سی حلال چیزوں کو بھی حرام فرمادیا۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر۔۱۶۰،۱۶۲)

ان تینوں قوموں کے احوال سے معلوم ہوتا ہے کہ بے حیائی اور حرام خوری کا دنیا اور آخرت میں برا انجام ہوتا ہے۔

ایمان کا اثر

ایمان کے انسانی قلب و دماغ پر بڑے خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں، ایمان انسان کے دل میں مضبوطی و استقلال دماغ میں پختگی اور تمام اعضاء میں سلامت روی کی صفتیں پیدا کرتا ہے۔ایمانی دولت کے سبب ایک سچا مومن مشکل سے مشکل حالات میں بھی حوصلہ اور ہمت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا اور بڑے سے بڑے خطرے کے موقع پر بھی اس کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آتی اس ایمانی قوت وتاثر کی قرآن مجید میں کئی واقعاتی مثالیں بیان ہوئی ہیں۔ (سورۃ القصص، آیت نمبر۔۹،۲۷)

تعمیر شخصیت کے لوازمات

انسانی شخصیت کی تعمیر اور اس کی ہدایت کی اعلیٰ منزلوں تک رسائی کے لئے مندرجہ ذیل امور کا اختیار کرنا ضروری ہے یہ امور تعمیر شخصیت کے لئے بنیادی لوازمات کی

حیثیت رکھتے ہیں دین کے لئے محنت وجہاد، رات کی عبادت، تلاوت قرآن، ذکر کثیر اللہ کی طرف سے یکسوئی، برے افعال اور لوگوں سے لاتعلقی اور تنفر، اللہ کی تکبیر وتسبیح، طہارت و پاکیزگی کا اہتمام، بے لوث احسان اور اللہ تعالیٰ پر توکل۔

(سورۃ العنکبوت، آیت نمبر۔۶۹، سورۃ المزمل، آیت نمبر۔۱۔۱۱، سورۃ المدثر، آیت نمبر۔۱۔۶۔سورۃ الدہر، آیت نمبر۔۲۳۔۲۹، سورۃ الفرقان، آیت نمبر۔۵۸۔۵۹)

تعمیر شخصیت کے نتائج

تعمیر شخصیت کے جو دنیوی نتائج زندگی میں سکون اور اللہ تعالیٰ کی نصرت وحمایت اور اخروی نتائج کی دائمی نعمتوں کی شکل میں برآمد ہوتے ہیں ان کا ذکر پہلے ہو چکا۔تعمیر شخصیت کا ایک اور نتیجہ بھی نکلتا ہے جو بظاہر ہے تو دنیوی۔لیکن آخرت کی ترقیات اور اعلیٰ کامیابیوں کا موجب ہے وہ ہے انسان میں اچھی صفات کا آنا یعنی انسان جب تعمیر شخصیت کے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر اس کے لوازمات کو اپنالیتا ہے تو اس میں اعلیٰ ایمانی صفات پیدا ہونے لگتی ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کی آیات کو سن کر دل کا نرم ہو جانا اور دل میں خشیت کا پیدا ہونا، ایمان ویقین اور اطمینان کا بڑھنا اور اللہ پر توکل، نماز پر مداومت، انفاق فی سبیل اللہ، اللہ کیلئے ناجائز کاموں، برے لوگوں اور فتنوں کے مقامات سے ہجرت، جہاد فی سبیل اللہ، ایک دوسرے کی امداد وحمایت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی دین کی دعوت۔

(سورۃ الانفال، آیت نمبر۔۲۔۴، سورۃ التوبہ، آیت نمبر۔۷۱،۷۲،۱۱۱،۱۱۲)

انسانی شخصیت کی تعمیر

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انسانوں کے امتحان کا قانون رکھا ہے اس قانون کی رو سے اللہ تعالیٰ انسانوں پر مصائب ومشکلات اور مختلف طرح کی سختیاں لاتے ہیں جس سے

یہ آزمائش مقصود ہوتی ہے کہ انسان سختی اور پریشانی کے عالم میں بھی دین حق پر ثابت قدم رہتا ہے یا مشکلات سے گھبرا کر دامن دین کو چھوڑ بیٹھتا ہے اس قانون کے ذریعہ اللہ تعالیٰ جھوٹے سچے اور کھرے کھوٹے کو ممتاز فرما دیتے ہیں۔ (سورۃ العنکبوت، آیت نمبر ۲،۳)

سچے مومن دین حق کے لئے مشکلات کے برداشت کرنے کو اپنی ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ مشکل حالات میں بھی دین پر ثابت قدم رہ کر اور آزمائش میں پورے اتر کر ہدایت اور اخروی نتائج کے لحاظ سے اور عروج حاصل کر لیتے ہیں۔ وہ اس راستہ سے ایمان میں پختہ تر اور اللہ کے یہاں مرتبہ میں بلند سے بلند ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جبکہ کچے اور جھوٹے لوگ مشکل وقت میں حوصلہ چھوڑ بیٹھتے ہیں اور ان کے قدم دین سے ڈگمگا جاتے ہیں جسکے نتیجے میں وہ ہدایت اور اخروی نتائج کے اعتبار سے پستی کے گڑھے میں گر جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ امتحان میں سچے لوگوں کی تعمیر شخصیت اور ایمانی ترقی کا سبب ہوتے ہیں۔ اور مجاہد اسی راستہ سے ترقی کی منازل طے کرتے ہیں۔

الغرض انسان کی اصل کامیابی کا واحد راستہ یہ ہے کہ خداداد صلاحیتوں اور نعمتوں کو اس کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق استعمال کرے اور اس کی بندگی کو اپنا مقصد حیات سمجھے اور بنائے۔ کامیابی کے حصول کے لئے مال و دنیوی اسباب کی کثرت ضروری نہیں۔ اکثر انبیاء کرام خصوصاً نبی کریم ﷺ، اکثر صحابہ کرام اور ان کے بعد ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے اکثر صالح بندے دولت مند نہیں تھے ان کے پاس دنیوی مال و اسباب نہ ہونے کے برابر تھا۔ ان کی زندگیاں فقیرانہ تھیں لیکن اس کے باوجود وہ دین کے اعتبار سے دولت مند تھے اور انھوں نے اعلیٰ درجہ کی کامیابیاں حاصل کیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کامیابی کے لئے مال و دولت کی کثرت ضروری نہیں انسان فقر کے حالات میں بھی اعلیٰ اعمال و اخلاق اختیار کر کے کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

’’وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے واسطے جو کچھ زمین میں ہے سب۔ پھر قصد کیا آسمان کی طرف سو ٹھیک کر دیا ان کو سات آسمان اور خدا تعالیٰ ہر چیز سے خبردار ہے‘‘۔ (سورہ البقرہ، آیت نمبر ۲۹)

انسان کے لئے نصرت الٰہیہ کا انعام

اس طرح انسان کو اللہ نے جو نعمتیں دی ہیں، اگر ان کا صحیح استعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرماتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح فرمایا ہے۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ

’’ہم مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگانی میں اور جس دن کھڑے ہوں گے گواہ‘‘۔ (سورۃ المؤمن، آیت نمبر ۵۱)

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

’’اور سست نہ ہو اور غم نہ کرو اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان رکھتے ہو‘‘۔
(سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۳۹)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ

’’اے ایمان والو اگر تم مدد کرو گے اللہ کی تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور جماوے گا تمہارے پاؤں‘‘۔ (سورۃ محمد، آیت نمبر ۷)

اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو اپنی عبادت کی طرف متوجہ فرما کر اللہ کی نصرت کا حقدار بنادے اور ہم سب کو ذریعہ کے طور پر قبول فرمائے۔

جناب مولانا مفتی محمد سرور فاروقی ندوی صاحب (مترجم معنی قرآن الکریم) کا تعارف ایک نظر میں

نام۔	محمد سرور فاروقی ندوی
ولدیت۔	جناب محمد حنیف فاروقی
وطن۔	محمد پور گونتی ،ضلع فتحپور (ہسوہ) یوپی، الھند
مولود	01-07-1968
اعلیٰ دینی تعلیم۔	عالمیت ،فضیلت وافتاء (دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)
اختصاص۔	قرآن وفقہ (دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)
علیا تک کی عصری تعلیم۔	ایم،اے (لکھنؤ یونیورسٹی یو،پی)
عالیہ تک کی عصری تعلیم۔	ہائی اسکول، انٹرمیڈیٹ (الہ آباد، یو،پی)
اردو کی اعلیٰ تعلیم۔	کامل اور معلم (اے،ایم،یو۔علی گڑھ)
سنسکرت کی اعلیٰ تعلیم۔	شاستری وآچاریہ (بنارس)
اسلامی تدریبی کورس۔	بذریعہ جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ (سعودی عرب)

منصب اور موجودہ ذمہ داریاں

ناظم۔	مولانا ابوالحسن علی حسنی ندوی مانوسیوا سنستھان، (لکھنؤ)
صدر ۔	جمعیت پیام امن (لکھنؤ)
صدر ۔	جامعہ دارارقم تعلیمی سوسائٹی (الہ آباد)
ڈائرکٹر۔	ارقم ماڈل اسکول (لکھنؤ)
صدر ۔	اکیڈمی آف ریلیجیس ریسرچ سنٹر (لکھنؤ)
نائب ناظم ۔	جامعہ دارارقم محمد پور گونتی (فتحپور، یوپی)
معاون ایڈیٹر۔	ہندی میگزین سچا راہی، ندوۃ العلماء (لکھنوء)

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی (مفسر قرآن) کی اہم تصانیف

نام	مصنف	زبان	قیمت
ا- قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ) (سائز۔ 20x30/8)	(مفتی محمد سرور فاروقی ندوی)	ہندی	۲۰۰
۲- قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ) (سائز۔ 20x30/16)	// // //	ہندی	۱۱۰
۳- قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ) (سائز۔ 20x30/32)	// // //	ہندی	۷۵
۴- قرآن کا پیغام (پارہ عمّ ترجمہ اور تشریح)	//	ہندی	۱۰۰
۵- تفسیر فاروقی (قرآن کی ہندی تفسیر پارہ نمبر ا سے ۵ تک)		ہندی	۲۰۰
۶- اسلام دھرم کیا ہے؟ (قبول حق کے بعد اسلامی کورس)		ہندی	۱۱۰
۷- جہاد، آتنک واد اور اسلام	//	ہندی	۹۰
۸- ہندی پترکارتا اور میڈیا لیکھن	//	ہندی	۶۰
۹- اتم سندیشٹا کہاں کب اور کون؟	//	ہندی	۹۰
۱۰- جنت کے حالات اور جنتی (قرآن وسنت کی روشنی میں)	//	ہندی	۶۰
۱۱۔ کفر اور شرک کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	//	ہندی	۶۰
۱۲- رسول اللہؐ کا حلیہ مبارک اور آپؐ کی سنتیں	//	ہندی	۵۵
۱۳- صحابہ کا اسلام اور اس کے بعد	//	ہندی	۴۵
۱۴- اذان کیا ہے؟	ہندی	۲۰	
۱۵- آؤ نماز کی اُور	//	ہندی	۳۲
۱۶- روزہ کا حکم اور اس کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)		ہندی	۲۰
۱۷- حج اور عمرہ کا آسان طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)		ہندی	۱۵
۱۸- زکوٰۃ کا حکم اور اس کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)		ہندی	۱۵
۱۹- آپ کے سوالوں کا آسان حل (حصہ اول)	//	ہندی	۴۰
۲۰- جھاڑ پھونک اور تعویز گنڈے (قرآن وسنت کی روشنی میں)		ہندی	۲۰
۲۱۔ داڑھی کی اہمیت (شریعت کی روشنی میں)		ہندی	۲۰

۲۲- اسلام کی بنیادی معلومات سوال وجواب کی روشنی میں	//	ہندی	۳۲
۲۳- رسول اللہ ؐ کی سیرت سوال وجواب کی روشنی میں	//	ہندی	۱۸
۲۴- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی	//	ہندی	۲۰
۲۵- آدھونک ہندی ویاکرن اور میڈیا لیکھن	//	ہندی	۹۰
۲۶- سورۂ فاتحہ کی تفسیر	//	ہندی	۱۵
۲۷- توحید کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	//	ہندی	۳۰
۲۸- پوِتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام	//	ہندی	۱۵
۲۹- اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے		ہندی	۳۰
۳۰- موبائل سے سمبندھت مسائل (شریعت کی روشنی میں)	//	ہندی	۱۰
۳۱- اللہ کے پیارے نبی ؐ ایک نظر میں	//	ہندی	۱۰
۳۲- اسلام؟	//	ہندی	۰۵
۳۳- قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ	//	اردو	۳۰
۳۴- قرآن میں انسان کا مقام اور اس کا اعلیٰ مقصد	//	اردو	۳۰
۳۵- اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت	//	اردو	۳۰
۳۶- اسلامی قانون وراثت اور میراث کی تقسیم	//	اردو	۳۰
۳۷- امت محمدیہ کی عزت کا معیار اور بنی اسرائیل	//	اردو	۳۰
۳۸- اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق	//	اردو	۴۰
۳۹- ہندو دھرم، ان کے فرقے تنظیمیں اور اداروں کا تعارف	//	اردو	۷۰
۴۰- حضرت محمد ؐ کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں	//	اردو	۲۰
۴۱- غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت اسلوب انبیاء کی روشنی میں	//	اردو	۶۰
۴۲- قیامت تک ہونے والے فتنوں کی پیشنگوئیاں (حدیث کی روشنی میں)		اردو	۵۵
۴۳- طلاق کا اسلامی طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)	//	اردو	۴۰
۴۴- اللہ کی طرف سے رزق کی تقسیم (اور کمزور طبقے کی کفالت)		اردو	۳۰
۴۵- قرآن کے مطابق دولت کا استعمال		اردو	۶۰
۴۶- زکوٰۃ اور مصارف زکوٰۃ (قرآن وسنت کی روشنی میں)	//	اردو	۱۵
۴۷- رسول اللہ ﷺ کی مختصر سیرت (مستند کتب سیرت کی روشنی میں)	//	اردو	۲۰
۴۸- رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے انمول موتی (سوال وجواب کی روشنی میں)		اردو	۱۸
۴۹- رسول اللہ ؐ کا حلیہ مبارک اور آپ ؐ کی سنتیں	//	اردو	۵۵

۵۰- داڑھی کی اہمیت شریعت کی روشنی میں	//	اردو	۲۰
۵۱- مدارس اسلامیہ کے نصاب کا تاریخی جائزہ	//	اردو	۱۸
۵۲- روزہ، تراویح، صدقہ، اور اعتکاف کے احکام ومسائل	//	اردو	۳۰
۵۳- حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ	//	اردو	۱۵
۵۴- اسلامی کویز (سوال وجواب کی روشنی میں)	//	اردو	۳۵
۵۵- آخری رسول کب، کہاں اور کون	//	اردو	۹۰
۵۶- ذکر محمد ؐ فی الوید	//	عربی	۳۰
۵۷- محمد دی لاسٹ پروفٹ۔ انڈر دی شیڈ آف وید	//	انگریزی	۴۰
۵۸- محمد ﷺ اینڈ اسٹیٹس اوف ورشپ	//	انگریزی	۳۰
۵۹- بیسک ٹیچنگ آف اسلام	//	انگریزی	۵۰
۶۰- دی سواڈ آف اسلام	//	انگریزی	۳۰
۶۱- آذان، اے کالنگ فار ہیومینٹی	//	انگریزی	۱۵
۶۲- اسلام؟	//	انگریزی	۰۷
۶۳- منتخب احادیث مصنف: حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی ؒ	//	ہندی	۶۰
مترجم: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی			
۶۴- قادیانیت نبوت محمدی کے خلاف بغاوت (مصنف: امام حرم عبداللہ السبیل)			
مترجم: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی		ہندی	۱۰
۶۵- عقیدۃ الواسطیہ (مصنف: احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ ؒ)		ہندی	۴۰
مترجم: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی			
۶۶- سلاسل اربعہ (مصنف: مولانا ابوالحسن علی ندوی)		ہندی	۰۶
مترجم: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی			
۶۷- دار ارقم کا احسان انسانی دنیا پر مصنف: مولانا ابوالحسن علی ندوی		ہندی	۰۶
۶۸- مانوتا آج بھی اسی چوکھٹ کی محتاج ہے مصنف مولانا محمد حسنی ؒ			
مترجم: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی		ہندی	۰۵
۶۹- یکساں سول کوڈ اور مہیلاؤں کے ادھیکار مصنف: مولانا محمد رابع حسنی ندوی			
مترجم: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی		ہندی	۱۵
۷۰- مالک ومخلوق میں شریشٹھ کون؟ (وچارک: محمد مصطفیٰ قادری)			
تصحیح وترتیب: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی		ہندی	۱۵

رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک

اور

آپ ﷺ کی سنتیں

اس میں رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کے کھانے پینے، سونے جاگنے، کپڑا پہننے، کنگھا کرنے، تیل لگانے ناخن کاٹنے، استنجاء کرنے، جوتا پہننے، انگوٹھی پہننے، مسجد اور گھر میں داخل ہونے، بازار جانے، گفتگو کرنے، وضو، غسل، اذان، نماز، دعاء، رمضان، عیدین، سفر، سلام، نکاح، میت اور اس سے متعلق سنتوں سے لے کر آپ ؐ کے اخلاق وعادات کا تفصیل سے ذکر ہے۔

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی فتحپوری

(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

ناشر

مکتبہ پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ۔۲۰ (یو، پی)

رسول اللہ ﷺ کی سیرت

کے انمول موتی

اس میں حضرت محمدؐ کا خاندان، چچا، پھوپھیاں، والد، والدہ، رضاعی بھائی بہن، آپؐ کی بیویوں اور اولادوں سے متعلق معلومات کے ساتھ آپؐ کی پوری زندگی کا تذکرہ سوال وجواب کی شکل میں دیا گیا ہے، جو بچوں کے لئے مفید ہے۔

مصنّف

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر جمعیت پیام امن)

ناشر

مکتبہ پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنو۔۲۰

اسلامی کویز

سوال وجواب کی روشنی میں

بچّوں کے لئے اسلامی کورس

اسمیں اسلام کے عقائد، پاکی، ناپاکی، وضو، غسل، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، وراثت قرآن، حدیث، اسلامی حکومت، سزائیں، عدالت، حقوق اور نبیوں و خلفاء راشدین سے متعلق معلومات سوال وجواب کی شکل میں دیا گیا ہے۔ جو بچّوں کا اسلامی ذھن بنانے کے لئے بہت ہی مفید ہے۔

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
(صدر جمعیت پیام امن)

ناشر
مکتبہ پیام امن
ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنو۲۰ (یو، پی) الہند

روزہ، تراویح، صدقہ اوراعتکاف کے احکام ومسائل

(شریعت کی روشنی میں)

اس میں روزہ کا مطلب، اس کی قسمیں، شرطیں، فرائض، سنت، مستحبات، فاسداور مکروہ ہونے کی وجوہات، سحری، افطار، معذوروں اور مسافروں کا روزہ، قضا، کفارہ، فدیہ، تراویح کی نماز، شبِ قدر، صدقۂ فطر، اعتکاف کی قسمیں، شرطوں اور اسکے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے عید کی نماز اور اسکے مستحبات کا بھی ذکر ہے۔

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیامِ امن،
ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنو (یو، پی)

زکوٰۃ

اور

مصارفِ زکوٰۃ

قرآن وسنت کی روشنی میں

اس میں زکوٰۃ کا مطلب اس کی فضیلت، اہمیت، واجب ہونے کی شرطیں، زکوٰۃ ادا کرنے کے مسائل اس کا نصاب، سونے، چاندی، جانوروں وپیداوار، سکّے، نوٹ، مال تجارت اور زیورات وغیرہ کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد زکوٰۃ کے مصارف کا ذکر کرتے ہوئے کچھ مسائل بھی بتائے گئے ہیں۔

مرتب

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی فتحپوری

ناشر

مکتبہ پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ-۲۰

داڑھی کی اھمیت

شریعت کی روشنی میں

اس میں داڑھی کی اھمیت اس کی شرعی حیثیت، داڑھی کی مقدار رسول اللہ ﷺ کی داڑھی، سلف کا عمل، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل وغیرہ حضرات کے مسلک کو تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

جمعیت پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، (یو، پی)

طلاق کا اسلامی طریقہ

قرآن وسنت کی روشنی میں

اس میں طلاق کی شرطیں اوراس کی قسموں کے ساتھ ایلاء، کفارہ، ظہار، خلع ، اسلامی عدالت، مہر، خیار، فسخ، تفریق، لعان، مصاہرت، رضاعت، ارتداد، عدت، نفقہ، اولاد کی پرورش، نسب وغیرہ کا تفصیل سے ذکر ہے۔

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

جمعیت پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، (یو، پی)